مسلم شریف میں ہے "کان الطلاق علی عهد رسول الله و ابی بکر و سنتین من خلافه عمر طلاق الثلاث واحدة"۔ عہد نبوی عہد صدیقی اور عہد فاروقی کے دو سال تک تین طلاق کو ایک شمار کیا جاتا تھا۔

اس لئے حضرت عمر کے سیاسی و انتظامی فیصلہ کو دائمی قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ وہ قانون ساز یا شارع نہیں تھے۔ انہوں نے ایک غلط کام کو ختم کرنے کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش ہونے والے واقعہ کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ رکانہ بن عبدیزید نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دیں بعد میں انہیں بہت پریشانی اور غم وحزن لاحق ہوا اور انہوں نے اپنے واقعے کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا آپ نے پوچھا کیف طلقتها۔ تو نے کیسے طلاق دی۔ تو اس نے عرض کیا۔ طلقتها ثلاثا۔ آپ نے پوچھا فی مجلس واحد ایک ہی مجلس میں اس نے عرض کیا نعم جی ہاں تو آپ نے فرمایا انما تلک واحدة فارجعها ان شئت فراجعها یہ تو بس ایک ہی ہے رجوع کرنا چاہو تو کرلو۔ اس نے رجوع کر لیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ بیک وقت دی گئیں تین طلاقیں' خلاف شریعت ہونے کی بنا پر گناہ اور معصیت کا کام ہیں لیکن طلاق ایک ہی واقع ہوئی۔ اور موجودہ دور میں جبکہ عوام کی اکثریت دین سے ناواقف ہے اور طلاق دینے کے طریقہ سے بھی آگاہ نہیں بلکہ بد قسمتی سے اسٹام فروش ہر ایک کو ایک ہی قسم کی غلط ملط عبارت لکھ کر دیتے ہیں جس میں تین طلاقیں تحریر ہوتی ہیں اور خاوند کو پتہ نہیں ہوتا اس کا نتیجہ کیا ہوگا وہ آنکھیں بند کر کے آگے بھیج دیتا ہے۔ اس لئے دینی مصلحت و حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ اس غلط رسم و